سورہ یٰس کو قرآن پاک کا دل کہنے کی وجہ

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:PIN:7632 تاریخ:20-08-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں کہ "سورہ یٰس قرآن کا دل ہے" کیا یہ حدیث میں فرمایا گیا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں! حدیث پاک میں سورۂ یٰس شریف کو قرآن پاک کا دل قرار دیا گیا ہے، جس کی شارحینِ حدیث نے درج ذیل مناسبتیں بیان کی ہیں:

(1) کسی چیز کا دل اس کا خلاصہ ہوتا ہے اور سورۂ یٰس بھی الفاظ و حجم کے لحاظ سے مختصر ہونے کے باوجود مقاصدِ قرآن کا ایک مکمل و بہترین خلاصہ ہے، جس میں ایسی روشن آیات، مضبوط دلائل، فصیح و بلیغ شواہد، پوشیدہ علوم، دقیق معانی، دلکش وعدے، سخت وعیدیں اور واضح اشارات موجود ہیں کہ اسکی بغور تلاوت کرنے سے صاحبِ علم و ایمان خوب سیراب و سرشار ہو جائے۔

(2) دل پورے جسم کا سردار ہوتا ہے اسی طرح سورۂ یٰس بھی تمام سورتوں کی سردار ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

(3) سورۂ یٰس میں قیامت و حشر کا بیان ہے جو کہ ایک غیبی معاملہ ہے، جس کی فکر و تیاری دائمی سعادت کا باعث، جبکہ اس سے غفلت ولاپرواہی دائمی بدبختی کا باعث ہوگی۔اسی طرح دل حواسِ انسانی سے غائب و پوشیدہ اور پورے بدن کی اصلاح و فساد کا سبب ہوتا ہے، تو یوں قیامت و حشر کو دل سے یک

گونہ مشابہت حاصل ہے، اسی مناسبت سے سورۂ یٰس کو قرآن کا دل قرار دیا گیا۔

(4) اس کی تلاوت مردہ دلوں کو حیات بخشتی اور انہیں غفلت کے اندھیرے سے نکال کر اطاعتِ خداوندی وعبادتِ الٰہی کی طرف پھیر دیتی ہے۔

(5) اس سورت میں تین بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور حشر کا بیان موجود ہے، جن کا تعلق **تصدیق بالقلب** سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے اس سورۂ مبارکہ کو قریب المرگ شخص کے پاس پڑھنے کا حکم دیا تاکہ موت کی سختی کے سبب اس کا گھبرایا ہوا کمزور دل پر سکون ومضبوط ہو جائے اور اس سورۂ مبارکہ میں بیان کردہ عقائدِ ثلاثہ کی تصدیق کر سکے۔

جزئیات:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إن لكل شيء قلبا، وقلب القرآن يس، ومن قرأ يس كتب الله له بقراءتها قراءة القرآن عشر مرات “ترجمہ: ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے، جو سورۂ یٰس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی قراءت کے سبب دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء في فضل يس، ج5، ص163، مصطفى البابی، مصر)

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: ”ويس قلب القرآن، لا يقرؤها رجل يريد الله والدار الآخرة إلا غفر له، اقرءوها على موتاكم “ترجمہ: یٰس قرآن کا دل ہے، جو شخص اسے اللہ عزوجل اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا، (لہذا) اپنے مُردوں کے پاس اس کی تلاوت کرو۔

(السنن الکبری للنسائي، ج9، ص394، حدیث 10847، مؤسسة الرساله، بیروت)

مذکورہ بالا احادیث میں سورۂ یٰس کو قرآن کا دل کیوں کہا گیا؟ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے شیخِ محقق علامہ عبد الحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”اشعة اللمعات“ اور ”لمعات التنقيح“ میں فرماتے ہیں: واللفظ للمعات ”قالوا في توجيهه: إن قلب الشيء زبدته، وقد اشتملت هذه السورة الشريفة

على زبدة مقاصد القرآن على وجه أتم وأكمل مع قصر نظمها وصغر حجمها" ترجمہ: علماء نے اس کی توجیہ یہ بیان فرمائی ہے کہ کسی چیز کا دل اس کا خلاصہ ہوتا ہے، **اور یہ سورت شریف الفاظ و حجم کے لحاظ سے مختصر ہونے کے باوجود انتہائی کمال انداز میں مقاصدِ قرآن کے خلاصے پر مشتمل ہے۔**

(لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، ج4، ص563، دار النوادر، دمشق)

اِسی توجیہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے علامہ شہاب الدین تُورِبشتی رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں:**

"(قلب القرآن يس) أي: لبه وذلك لاحتواء تلك السورة مع قصر نظمها وصغر حجمها على الآيات الساطعة والبراهين القاطعة والعلوم المكنونة والمعاني الدقيقة والمواعيد الرغيبة والزواجر البالغة والشواهد البليغة والإشارات الباهرة وغير ذلك مما لو تدبره المؤمن العليم لصدر عنه بالري" ترجمہ: (قرآن کا دل یٰس ہے) یعنی قرآن کا خلاصہ ہے، کیونکہ یہ سورت الفاظ و حجم کے اعتبار سے مختصر ہونے کے باوجود ایسی روشن نشانیوں، قطعی دلائل، پوشیدہ علوم، دقیق معانی، دلکش وعدوں، سخت وعیدوں، فصیح وبلیغ شواہد اور واضح اشارات وغیرہ ایسے امور پر مشتمل ہے کہ جن میں صاحبِ علم و ایمان غور و فکر کرے تو سیراب و سرشار ہو کر اس سے واپس لوٹے۔

(الميسر في شرح مصابيح السنة للتوربشتي، ج2، ص504، مكتبة نزار مصطفى الباز)

مفسرِ قرآن شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ **مزید دو وجوہات بیان فرماتے ہیں:** "وقال ابو عبد الله القلب امير على الجسد، وكذلك يس امير على سائر السور موجود فيه كل شيء. ويجوز ان يقال فى وجه شبهه بالقلب انه لما كان القلب غائبا عن الاحساس وكان محلا للمعانى الجليلة وموطنا للادراكات الخفية والجلية وسببا لصلاح البدن وفساده، شبه الحشر به فانه من عالم الغيب وفيه يكون انكشاف الأمور والوقوف على حقائق المقدور وبملاحظته وإصلاح أسبابه تكون السعادة الابدية وبالاعراض عنه وإفساد أسبابه يبتلى بالشقاوة السرمدية" ترجمہ: حضرت **ابو عبد اللہ** رحمہ اللہ نے فرمایا "**دل جسم کا امیر (حاکم) ہوتا ہے، اسی طرح سورہ یٰس دیگر سورتوں پر امیر ہے، کہ اس میں ہر چیز موجود ہے۔**" اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سورہ یٰس کو دل سے تشبیہ اس وجہ سے دی گئی کہ **چونکہ دل حواس**

سے پوشیدہ ہوتا ہے، اور بلند و بالا معانی کا مرکز، خفیہ و ظاہر ادراکات کا مقام، اور بدن کی اصلاح و فساد کا سبب ہوتا ہے، اس لیے حشر کو اس کے مشابہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ وہ بھی عالَمِ غیب سے ہے، اور اسی میں امور کا انکشاف اور حقائقِ قدرت پر اطلاع ہوگی، اور اسے پیش نظر رکھ کر اس کے اسباب کی اصلاح سے ابدی سعادت حاصل ہوگی، جبکہ اس سے روگردانی کرتے ہوئے اس کے اسباب کو خراب کرنے کی صورت میں دائمی بد بختی کا سامنا ہوگا۔ (تفسیر روح البیان، ج7، ص442، دار الفکر، بیروت)

شارحِ مشکوٰۃ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ سورۂ یٰس کو قرآن کا دل کہنے کی دو اور وجوہات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "لكون قراءتها تحيي قلوب الأحياء والأموات وتقلبها من الغفلة إلى الطاعات والعبادات، ... وقال النسفي: لأنها ليس فيها إلا تقرير الأصول الثلاثة الوحدانية والرسالة والحشر وهذه تتعلق بالقلب لا غير، وما يتعلق باللسان والأركان مذكور في غيرها، فلما كان فيها أعمال القلب لا غير سميت قلبا، ولهذا أمر عليه الصلاة والسلام بقراءتها عند المحتضر لأنه في ذلك الوقت يكون الجنان ضعيف القوة والأعضاء ساقطة، لكن القلب قد أقبل على الله ورجع عما سواه فيقرأ عنده ما يزداد به قوة في قلبه ويشد به تصديقه بالأصول الثلاثة" ترجمہ: (یٰس کو قرآن کا دل کہنے کی وجہ یہ ہے) کہ اس کی قراءت زندہ و مردہ لوگوں کے دل زندہ کر دیتی ہے اور غفلت سے طاعات اور عبادات کی طرف پھیر دیتی ہے۔۔۔ اور امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سورت میں تین بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور حشر کا ثبوت ہے اور ان کا تعلق صرف دل کے ساتھ ہے، اس کے علاوہ سے نہیں، جبکہ جن کا تعلق زبان اور افعال سے ہوتا ہے وہ اس کے علاوہ سورتوں میں مذکور ہیں، تو جب اس سورت میں صرف قلبی اعمال ہی مذکور ہیں تو اسے دل کا نام دے دیا گیا، اسی لئے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس سورت کو قریب المرگ شخص کے پاس پڑھنے کا حکم دیا، کیونکہ اس وقت دل کمزور ہو جاتا ہے اور اعضاء بے کار ہو جاتے ہیں، لیکن دل سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، لہذا اس کے پاس وہ چیز پڑھنی چاہیے جس سے اس کے دل کی قوت میں اضافہ ہو اور (ماقبل بیان کردہ) عقائدِ ثلاثہ کی تصدیق میں پختگی حاصل ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج4، ص1478، دار الفکر، بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”سورہ یس پورے قرآن شریف کا گویا خلاصہ ہے کہ اس میں قیامت کے حالات کا مکمل بیان ہے،اس کی تلاوت سے دل زندہ،ایمان تازہ ،روح شاداں و فرحاں ہوتے ہیں۔ قریب موت اس کی تلاوت سے جان کنی آسان ہوتی ہے۔امام غزالی فرماتے ہیں کہ ایمان کا دل ہے قیامت کے حالات کو ماننا،اور حالات قیامت جس تفصیل سے سورۂ یسین میں مذکور ہیں دوسری سورت میں مذکور نہیں اس لیے اسے قرآن کا دل فرمایا۔“

(مرآۃالمناجیح،ج3،ص272،حدیث2147،نعیمی کتب خانہ،گجرات)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25صفر المظفر1447ھ/20اگست2025ء

نوٹ: دارالافتاءاہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاءاہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے